لاٹویا(Latvia)کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک لاٹویا(Latvia) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک لاٹویا سے پانچ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

اس وفد میں چار غیر احمدی پاکستانی نوجوان تھے جو سبھی وہاں یونیورسٹی وغیرہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔ ان میں سے ایک میڈیسن پڑھ رہے ہیں اور کارڈیالوجسٹ بن رہے ہیں۔ ایک کمپیوٹر انجینئرنگ کر رہے ہیں۔ دوسرے دو بھی انجینئرنگ کے شعبہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے فرمایا کہ اچھا ہوا آپ آئے ہیں۔ آپ خود دیکھیں گے تو آپ کو صحیح حقیقت پتہ چلے گی۔ بعض علماء اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی بجائے بری تصویر پیش کرکے غلط تاثر قائم کرتے ہیں۔ کسی کو ماننا یا نہ ماننا علیحدہ چیز ہے لیکن ماننے والوں کے ساتھ دشمنی کرنا اور گالیاں دینا اور ان پر ظلم کرنا غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے۔ انسانیت کیلئے رحمت ہی رحمت تھے۔ لیکن اگر ہمارے عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کے خلاف ہیں تو پھر ہم آپ کی تعلیم کی نفی کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ کہ میرے پیچھے چلو، میری اتباع کرو، میرے اسوہ اور نمونہ پر تمہارے اعمال ہوں تو پھر خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔ پس اصل یہ ہے کہ انسانیت کی قدریں قائم ہوں۔

ان احباب نے عرض کیا کہ پاکستان میں ہم نے آپ کے بارہ میں بالکل اور سنا تھا اور یہاں آکر بالکل مختلف دیکھا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے برٹش پارلیمنٹ میں ایڈریس کیا تھا وہ بھی پڑھیں۔ کوئی تو ہے جس نے وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔ اسی طرح یورپین پارلیمنٹ میں جاکر بھی ان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے بات کی۔ اسلام کی امن کی تعلیم بیان کی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لاس اینجلیز (امریکہ) میں ایک پروگرام تھا جس میں امریکہ کے کانگریس مین، سینیٹرز، مختلف تھنک ٹینک کے نمائندے، ایمبیسڈرز اور دوسرے بہت سارے سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔ وہاں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے بات کی تو ایک ان کا سرکردہ آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ اسلام کی جو تعلیم آپ نے بیان کی ہے کاش ہم سارے یہ تعلیم ہر جگہ بتانے لگ جائیں تو اسلام کی جو خراب تصویر ہے وہ ختم ہوجائے۔ اب ہم کم ازکم سر اونچا کرکے تو چل سکتے ہیں۔

اب جب جہاد کے حوالہ سے بات ہوتی ہے تو میں ان کو یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دفاعی جنگ بھی کرنی پڑے تو پھر بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہیں مارنا۔ بائبل تو کہتی ہے کہ پھلدار درخت کو نقصان نہیں پہنچانا لیکن اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ صرف پھلدار درخت ہی نہیں بلکہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں میں نے کیپیٹل ہل میں ایڈریس کیا تھا اور انہیں واضح طور پر بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ انصاف کرو۔ دوسروں کے اموال کو نہ لوٹو۔ دوسرے کے اموال کو ہڑپ کرنے کیلئے اس پر اپنی نظر نہ رکھو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کے پیغام میں ایک طاقت اور جرأت ہے۔ جرأت سے پیغام پہنچایا جائے تو مخالفین مجبوراً اس پیغام کو صحیح سمجھ کر تسلیم کرتے ہیں اور اسلام کا حسین پیغام ان پر اثر کرتا ہے۔

سیاستدانوں اور علماء کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو politicians ہیں ان کو تو مذہب کا پتہ نہیں۔ لیکن جو علماء ہیں ان سب کو تو ممبری کا شوق ہے۔ اگر سارے مسلمان ممالک مل کر انصاف اور عدل کے ساتھ کوئی قدم اُٹھائیں تو کسی ملک کی جرأت نہیں ہے کہ اسلام کے خلاف، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بات کرے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ علماء جتنا احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر ہر فرقے نے ایک دوسرے کو کافر کہا ہوا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل تو پاکستان میں شیعوں کا بھی برا حال ہے۔ ہم پر تو یہ مسلسل ظلم کر رہے ہیں لیکن ہم نے کوئی مقابلہ نہیں کرنا۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ جرم کے بدلہ میں مجرم کو سزا دے۔ اگر ہم جرم اور ظلم کا بدلہ لینا شروع کردیں تو پھر فساد پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے ہم تو صبر کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ کے اسوہ اور نمونہ پر چلتے ہیں اور آپ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر حکومت ہمیں کہہ دے کہ اپنا دفاع خود کرلو تو پھر ہم اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ ہم بزدل اور کمزور نہیں ہیں۔ لیکن ہم قانون کے پابند ہیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مولوی کہتے ہیں کہ ہم منہ سے کچھ اور کہتے ہیں اور دلوں میں کچھ اور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جنگ میں ایک صحابی نے ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ جب اس صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اسامہ! کلمۂ توحید پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کردیا؟ اس پر صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا۔ اس پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں؟ وہ صحابی کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا تا کہ یہ غلطی میرے نامہ اعمال میں نہ لکھی جاتی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کسی مذہب کو برا نہ کہو۔ خدا تعالیٰ تو ہر مذہب اور اس کے بانی کا احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

جہاد کی اجازت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا: ''اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ انکی مدد پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔'' (الحج 41-40)

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اسی طرح تمام مذاہب کی حفاظت کرنے کے لئے بھی اسلام تمام ذرائع بروئے کار لایا۔ یہاں تک کہ جہاں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی وہاں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان لشکروں کو انتہائی سخت احکامات صادر فرمائے جن پر عمل کرنا ان پر واجب تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگ میں صرف ان لوگوں سے لڑنا ہے جو کہ جنگ میں براہِ راست شامل ہوئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح حکم دیا کہ کسی بھی معصوم شخص پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی عورت، بچے اور معمر شخص پر حملہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ کسی بھی مذہبی رہنما یا پادری کو اس کی عبادت گاہ میں نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ کسی بھی شخص کو جبری مسلمان نہ بنایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ اگر مسلمانوں کو امن کی خاطر جنگ کرنا پڑے تو عوام الناس میں خوف وہراس نہ پیدا کریں اور نہ ہی عوام الناس پر سختی کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگی قیدیوں کو توجہ دی جائے اور ان کا ایسا خیال رکھا جائے کہ جیسے انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ نہ کوئی عمارت گرائی جائے اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔ اسلام تو ہر مذہب کا دفاع کرتا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ جہاں تم نے اپنے مذہب کا دفاع کرنا ہے وہاں دوسرے کے مذہب اور معابد، عبادتگاہوں کا بھی دفاع کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر یہ احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیتے ہیں تو ہماری مساجد جلانے کا تو کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تم خدا کے حکموں کے خلاف کروگے اور ناحق ظلم کروگے تو پھر خدا کی بھی ایک تقدیر چلتی ہے جو پھر کچھ نہیں چھوڑتی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمایا کہ ہم تو برداشت کر رہے ہیں۔ لاہور میں ہماری مساجد میں 85 افراد شہید کردیے گئے۔ پھر ہر ہفتہ دو ہفتہ بعد کسی احمدی کو شہید کردیا جاتا ہے۔ ہم تو صبر سے کام لے رہے ہیں لیکن دوسری طرف خود ان مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ آئے دن سینکڑوں لوگ مارے جارہے ہیں۔ شیعوں پر حملے ہورہے ہیں۔ عراق، شام، افغانستان، فلسطین میں کیا ہورہا ہے۔ مسلمان لوگ مارے جارہے ہیں۔ ظلم کی انتہا ہے۔

خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں مسلمانوں کو بڑھاؤں گا اور ان کو غالب کروں گا۔ لیکن ہر طرف مسلمان مارے جارہے ہیں اور ناکام ہورہے ہیں۔ اس لئے سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کیوں ہورہا ہے؟

پس اس آواز کو سننے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کا پیغام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے۔ یعنی آپ کی ہی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں مسیح اور مہدی علیہ السلام آئے۔ پس اس امام کو قبول کرو اور اس کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اس پر ایمان لاؤ گے، اس کی جماعت میں داخل ہوگے تو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آؤ گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امید ہے آپ سب نے جلسہ سے بھرپور استفادہ کیا ہوگا۔ ان مہمانوں نے بتایا کہ بہت اچھا جلسہ رہا اور بڑا منظم تھا۔ ہم نے اپنی زندگی میں اس سے بڑا اجتماع کبھی نہیں دیکھا۔ بڑا امن تھا۔ ہر طرف محبت و پیار تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 2008ء میں غانا کا جو جلسہ سالانہ ہوا تھا وہ بھی اتنا ہی منظم تھا اور اس میں ایک لاکھ کی حاضری تھی۔ دنیا میں جہاں بھی احمدی بستے ہیں خواہ کسی بھی قوم سے ہوں سب کا ایک ہی مزاج ہے۔

ملاقات کے آخر پر ان مہمانوں نے باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

لاٹویا کے اس وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا ایک بجے تک جاری رہی۔